اس نوعیت کا سوالنامہ میٹرک/انٹر کے اساتذہ کے لئے بھی ہے۔اخباری ذرائع کے مطابق سندھ گورنمنٹ میں آغا خانیوں کے امتحانی بورڈ کو قبول کرلیا گیا ہے جب کہ پنجاب حکومت کے اختلاف کے باعث فی الوقت وہاں پرائیویٹ سکولوں اور کالجوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ آغا خان بورڈ سے الحاق کریں۔متحدہ مجلس عمل کی سرحد حکومت اور بلوچستان کی مخلوط حکومت نے اس بورڈ کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے اور سیکولر(لادین) قوتوں کی یہ سازش برابر جاری ہے کہ اس بورڈ کو پورے ملک اور پھر عالم اسلام پر مسلط کیا جائے تاکہ نئی نسل کو بے دین بنایا جائے۔ہم اسلامی حلقوں اور سکالروں کو اس بورڈ کے عزائم اور اس کے خطرناک نتائج کے بارے میں مزید تحقیق کی دعوت دیتے ہیں کہ دینی حلقے اس بورڈ کو ختم کرنا اپنا اولین فریضہ سمجھیں۔

”وما علینا الی الاالبلاغ“

﴿ انسانی کلوننگ پر پابندی ﴾

خبر ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 35 کے مقابلہ میں 71 ووٹوں کی برتری سے انسانی کلوننگ پر پابندی کا قرارداد منظور کیا ہے۔ جس کا عالم اسلام اور دنیا بھر کے صحیح الفطرت تحقیقی اور قانونی حلقوں نے خیر مقدم کیا ہے۔روزنامہ مشرق پشاور 20 فروری 2005ء کے خبر کے مطابق ”اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی کمیٹی نے ایک قرارداد کی منظوری دیدی ہے جس میں تمام ممبر ممالک سے کہا گیا ہے کہ وہ ہر قسم کی انسانی کلوننگ پر پابندی عائد کریں امریکی خبر رساں ادارے کے مطابق جنرل اسمبلی کی کمیٹی نے 35 کے مقابلے میں 71 ووٹوں کی اکثریت سے اس قرارداد کی منظوری دی۔43 ممالک نے اس رائے شماری میں حصہ نہیں لیا اسلامی ممالک نے بھی اس رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔قرارداد امریکہ اور ہنڈورس نے پیش کی تھی اب یہ قرارداد اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کی جائے گی جنرل اسمبلی کی کمیٹی نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ ممبر ممالک انسانیت کے احترام کے پیش نظر سٹیم سیل ریسرچ سمیت ہر قسم کی انسانی کلوننگ پر پابندی عائد کریں۔(روزنامہ مشرق)

واضح رہے کہ 11،12 دسمبر 2004ء بروز ہفتہ،اتوار کو ”جدید سائنسی انکشافات اور متعلقہ فقہی مسائل“ کے عنوان پر جامعہ المرکز الاسلامی کے تحت پشاور میں منعقدہ پانچویں فقہی کانفرنس نے انسانی کلوننگ کو ناجائز اور غیر فطری اور غیر قانونی عمل قرار دیا تھا اور اس پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔پانچویں فقہی کانفرنس کے اعلامیہ اور فیصلوں کو اقوام متحدہ نے بھی نوٹ کیا تھا اور بذریعہ فون اس کا تحسین بھی کیا تھا ہمیں خوشی ہے کہ انسانی کلوننگ پر پابندی کے لیے ”المباحث الاسلامیہ“ اور فقہی مجالس کے ذریعہ جو تحقیق شروع کیا تھا اور دنیا بھر میں سلیم الفطرت تحقیقی حلقوں نے اس پر تنقید کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس میں کامیابی عطا کی۔ہم اقوام متحدہ کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دنیا بھر میں اس فیصلہ پر عملدرآمد کا مطالبہ کرتے ہیں۔”واللہ ولی التوفیق“

''''

قرآن اور سائنسی انکشافات

خلقتِ جنین کے بارے میں
جدید سائنسی تحقیق اور قرآنِ کریم

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد داؤد اعوان '، وائس چانسلر 'ہزارہ یونیورسٹی

پیش کردہ: پانچویں فقہی کانفرنس پشاور

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	انسانی تخلیق	۲	جنس کے تعین میں بنیادی کردار مرد کے نطفے کا ہوتا ہے
۳	نطفہ رحم مادر میں ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو جاتا ہے	۴	رحم مادر میں تین اندھیروں میں انسانی تخلیق کا عمل وجود میں آتا ہے
۵	جنین کی سماعت بصارت سے مقدم ہوتی ہے۔		

قرآن کریم وہ واحد آسمانی صحیفہ ہے جو مابعد الطبعیاتی حقائق سے لے کر تمدنی مسائل تک تمام امور پر روشنی ڈالتا ہے چونکہ اس کا مخاطب انسان اور موضوع ''ہدایت ورہنمائی'' ہے اس لئے وہ تمام علوم سے بحث کرتا ہے جو انسان کی ہدایت ورہنمائی اور نجات وفلاح کا باعث ہوں خود قرآنِ کریم میں اس کی یہ صفت بیان ہوئی ہے ''ما فرطنا فی الکتب من شی'' (۱) ہم نے کتاب میں بیان کرنے سے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی جو مقصد ہدایت کے لئے ضروری ہو) اس میں ضمناً وہ علوم بھی زیر بحث آئے ہیں یا ان کی طرف اشارات ملتے ہیں جن سے انسان، کائنات اور حیات کے سربستہ رازوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ ہم یہاں قرآنِ کریم میں ذکر کردہ مختلف سائنسی علوم کی تفصیل سے بیان کرنے کی بجائے اپنے موضوع کو صرف علمِ جنین (Embryology) تک محدود رکھیں گے کہ اس کے بارے میں قرآنی حقائق کیا ہیں' جدید تحقیقات کس حد تک ان سے مطابقت رکھتی ہے اور اس شعبے میں قرآن اور جدید تحقیقات کے باہمی موازنہ سے کس نتیجہ تک پہنچے ہیں۔ انسانی تخلیق چاہے براہِ راست ارضی مادہ سے ہو یا اس میں تدریجی ارتقاء ہو یہ حقیقت ہے کہ انسان کے تخلیقی عمل کی تکمیل کے بعد خود اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس کے نطفہ کے ذریعے تناسل کی صلاحیت رکھ دی ہے اور ایک تدریجی ارتقاء جسے (Biological Evolution) کہا جا سکتا ہے۔ قرآنِ کریم نے بڑی صراحت کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے انسانی تخلیق کا یہ عمل علم کی جس شاخ سے متعلق ہے اسے ''علم الجنین'' (Embryology) کہا جاتا ہے اس موضوع پر قرآنِ کریم کی بیان کردہ معلومات آج کی تحقیقات سے مکمل مطابقت رکھتی ہے حالانکہ اناٹومی، فزیالوجی اور سرجری جیسے علوم میں ابھی وہ ارتقاء نہیں ہوا تھا جو آج ہمیں نظر آتا ہے مگر آج کی میڈیکل سائنس نہ صرف ان حقائق کی تصدیق کر رہی ہے بلکہ اس سے رہنمائی بھی حاصل کر رہی ہے۔ قرآنِ کریم میں انسانی جنین کے مدارج' ارتقاء کے حوالے اگر چہ بہت سے مقامات پر آئے ہیں مگر ان میں سے چند نمایاں حسب ذیل ہیں۔

(۱)''وھو الذی أنشأکم من نفس واحدة''(۲)وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا)(۲)''خلقکم من نفس واحدةٍ ثم جعل منها زوجها''(۳)(اس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی میں سے اس کا ایک جوڑا نکالا)(۴)(۳)''یاأیها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفسٍ واحدةٍ''(۵)(اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری تخلیق ایک جان سے کی)(۴)''انا خلقنا الانسان من نطفةٍ امشاج نبتلیه فجعلنٰه سمیعًا بصیرا''(٦)(بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا کہ ہم اسے آزمائیں سو ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا)(۵)''ونقر فی الارحام ما نشاء الیٰ اجلٍ مسمیً''(۷)(اور ہم جسے چاہتے ہیں ماؤں کے رحموں میں ایک مقررہ میعاد تک ٹھہرائے رکھتے ہیں)(٦)''ولقد خلقنا الانسان من سُللة من طین ثم جعلنا نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحماثم انشأنه خلقا آخر. فتبرک الله أحسن الخالقین''(۸)(اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا' پھر ہم نے اسے حفاظت کی جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا' پھر ہم نے اس قطرہ کو خون کا لوتھڑا بنایا پھر ہم نے اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنایا' پھر ہم نے اس بوٹی سے ہڈیاں بنائیں' پھر ان ہڈیوں پر ہم نے گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک نئی صورت تخلیق عطا کی تو اللہ بڑا ہی برکت والا ہے جو سب سے بہتر بنانے والا ہے)(۷)''یخلکم فی بطون أمھتکم خلقاً من بعد خلق فی ظلمت ثلث ذالکم الله ربکم له الملک لاالاهو فانی تصرفون''(۹)(وہ تمہیں تمہارے ماؤں کے پیٹوں میں تاریکیوں کے تین پردوں میں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے بادشاہی اسی ہی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو) یہاں ہم علم الجنین سے متعلق ان اہم قرآنی انکشافات کی وضاحت جدید سائنسی تحقیقات کی روشنی میں پیش کررہے ہیں' جن سے قدرت الٰہیہ کے اثبات کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کا سائنسی اعجاز بھی نمایاں ہوتا ہے۔

(۱) انسانی تخلیق:۔

انسانی تخلیق ''نفس واحدہ''(Single Life Cell) یا مرد وعورت کے مخلوط نطفہ سے ہوتی ہے اور اس مفہوم پر ان الفاظ کا اطلاق زیادہ واضح ہے خوردبینی مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مرد کے ایک بار خارج شدہ مادہ تولید(Semon) میں زندہ تولیدی خلیوں (Sperm Cells) کی تعداد 20 سے 50 کروڑ تک ہوتی ہے ان کروڑوں تولیدی خلیوں میں سے صرف ایک تولیدی خلیہ سے تخلیق کا عمل شروع ہوتا ہے اور باقی تمام تولیدی خلیے بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان تولیدی خلیوں میں موجود(Ezymes) مادہ کے انڈے(Ovum) کے گرد جھلی کو ہضم کرتے ہیں تا کہ ایک تولیدی خلیہ انڈے میں داخل ہو سکے جب تولیدی خلیہ یا(Sperm) انڈے میں داخل ہوجاتا ہے تو وہ بھی ایک(Enzyme) بناتا ہے جو دوسرے تولیدی خلیوں کو(Ovum) کے ساتھ ملنے سے روکتا ہے

(۱۱)''یخلقکم فی بطون أمھتکم خلقنا من بعد خلق فی ظلمت ثلث ذالکم الله ربکم له الملک لاالا اله هو

فانی تصرفون ''(وہ تمہیں تمہارے ماؤں کے پیٹوں میں تاریکیوں کے تین پردوں میں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے یہی اللہ ہے جو تمہارا رب ہے بادشاہی اسی ہی کی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو)اس کی قرآنی آیات کی جدید تحقیق بھی تصدیق کرتی ہے (Embryology) کے ماہرین مثلاً: Bailansky,1981 ان پردوں کو Embryonic Membrane سے منسوب کرتے ہیں جو کہ Amnion, Chorion اور Allantions ہیں جہاں تک قرآنی آیات میں لوتھڑے کے ذکر کا تعلق ہے جدید تحقیق کے حوالے سے اس لوتھڑے کو Blastocyst کہتے ہیں یہی Blastocyst آٹھ ہفتے بعد Embryo میں تبدیل ہو جاتا ہے اس کے بعد پرورش کا عمل جاری رہتا ہے اور بچہ پیدا ہونے تک ہم اسے Fetus کہتے ہیں ایمبریو Embryo کی باہر کی دیوار کے خلیے ماں کی Endometrium کے خلیوں سے مل کر Placenta بناتے ہیں جس کی مدد سے بچے کو خوراک ملتی ہے۔

(۲) جنس کے تعین میں بنیادی کردار مرد کے نطفے کا ہوتا ہے:۔

علم الجنین کی جدید تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جنس کے تعین کا تمام تر دارومدار مرد کے نطفے پر ہوتا ہے' کیونکہ اس میں ایکس' وائی، (X-Y) دونوں کروموسوم ہوتے ہیں جو جنین کی جنس کا تعین کرتے ہیں (۲؛)اس میں اہم Y کروموسوم ہے۔ جو نر جنس میں باپ کی طرف سے آتا ہے مادہ جنس میں ایک x کروموسوم باپ کی طرف سے اور x کروموسوم ماں کی طرف سے ملتا ہے ماں میں نر جنس پیدا کرنے والا y کروموسوم نہیں ہوتا۔ یہ y کروموسوم صرف مرد کی طرف سے آتا ہے لہٰذا فیملی میں بیٹے نہ پیدا ہونے پر عورت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا صرف مرد ذمہ دار ہوتا ہے۔ ایک جگہ پر ارشاد ہے''ومن آیتہ أن خلق لکم من أنفسکم أزواجا''(۱۵) (اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی نفسوں میں سے جوڑے بنائے) قرآنِ حکیم نے صدیوں پہلے یہ اہم انکشافات کیا ہے جب کہ مذکورہ آیت نمبر 3 میں ہے''اے لوگو! اس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک خلیہ (Zygote Cell) سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کا جوڑا بھی بنایا (۱۳) اور دوسری آیت میں ہے''وانہ خلق الزوجین الزکر والانثیٰ من نطفة اذا تمنی''(۱۴) (اسی نے نر اور مادہ کو اسی (مرد کے) نطفہ سے پیدا کیا جب وہ رحم میں ٹپکایا جاتا ہے) نر بننے کی وضاحت کردی۔

(۳) نطفہ رحم مادر میں ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو جاتا ہے:۔

قدرت کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہو کہ جب پہلا سپرم (Sperm) عورت کے نطفہ (Ovum) سے مل کر اس کے رحم میں داخل ہوتا ہے تو اسی وقت (Ovum) پر ایک جھلی (Membrane) آجاتی ہے جو دوسرے سپرم کو اس میں داخل ہونے سے روک دیتی ہے جسے (Fertilizing Membrane) کہا جاتا ہے پھر یہ بارآور شدہ بیضہ عورت کے تولیدی نظام میں ایک مخصوص مقام جسے قرآن نے ''قرار مکین'' (محفوظ مقام) کہا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت نمبر چھ میں ہے (۱۶) بیضہ نالیوں (Fallopian Tubes) کے راستے

سے گزر کر رحم مادر (Uterus) میں اتر جاتا ہے اور وہیں ایک خاص مقام پر ٹھہر جاتا ہے جس کے متعلق قرآن یہ کہتا ہے ''ونقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمیٰ '' (۱۷) (ہم جسے چاہتے ہیں ماؤں کے رحموں میں ایک مقررہ معیاد تک ٹھہرا دیتے ہیں) قرآن نے رحم مادری کو ''قرار مکین'' قرار دے کر یہ واضح کیا ہے کہ جنین (Embryo) کے لئے یہ سب بہتر اور محفوظ مقام ہے رحم میں جنین کو جن پردوں سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اسے (Embryonic Membrane) کہتے ہیں۔

(۴) رحم مادر میں تین اندھیروں میں انسانی تخلیق کا عمل وجود میں آتا ہے:۔

تقریباً ایک صدی قبل تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایک انسان کی پیدائش کا عمل صرف ماں کے پیٹ میں موجود رحم میں وقوع پذیر ہوتا ہے یعنی صرف ایک تاریک حالت میں، مگر قرآنِ حکیم یہ انکشاف کرتا ہے کہ قدرت کا یہ تخلیقی شاہکار انتہائی احتیاط اور حفاظت کے ساتھ تین پردوں یا تاریکیوں میں تشکیل پاتا ہے جیسا کہ مذکورہ آیت نمبر ے میں کہا گیا ہے ''وہی تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تاریکیوں کے تین پردوں میں ایک کے بعد ایک شکل دیتا چلا جاتا ہے (۱۸) جدید سائنس آج ان تینوں پردوں کی تصدیق کر رہی ہے جو درج ذیل ہیں۔

(۱) شکمِ مادر کی دیوار (The Anterior Abdominal Wall) (۲) رحمی دیوار (The Uterine Wall)

(۳) غلاف جنین جھلی (The Amniochorionic Membrane) 1.(Amnion) 2. (Allantois) 3. (Chorion)

ایک دوسری روایت میں جو حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، جب نطفہ پر بیالیس راتین گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جو اس کی شکل وصورت بناتا ہے اور اس میں سننے اور دیکھنے کی قوت پیدا کرتا ہے، کھال، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے پھر دریافت کرتا ہے ''اے میرے رب! نر ہوگا یا مادہ؟ اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ فرشتہ پوچھتا ہے اس کی عمر کتنی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھی جو چاہتے ہیں فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ لکھ لیتا ہے، پھر وہ فرشتہ لکھا ہوا ورق اپنے ہاتھ میں لے کر نکل جاتا ہے اور اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا'' (۱۹) جدید تحقیق نے اب ثابت کر دیا ہے کہ ہر شخص (Except Twins) کا جینیٹک میک اپ مختلف ہوتا ہے جس میں اس کی صلاحیت، شکل، ذہنی کیفیت، عمر وغیرہ کا انحصار اس جنس کی (Genes) متعین کرتی ہے یہ (Genes) لاکھوں (Nuelcotides) سے بنی ہوتی ہیں۔

(۵) جنین کی سماعت بصارت سے مقدم ہوتی ہے:۔

جنین کی نشوونما کے مختلف مراحل کا ذکر کرتے ہوئے قرآنِ حکیم نے اس کی سماعت کو بصارت پر مقدم رکھا ہے مثلاً مذکورہ آیت نمبر ۴ میں ہے ''بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا تا کہ ہم اسے آزمائیں، ہم نے اسے سنتا دیکھتا بنایا'' (۲۰) دوسری روایت میں ہے۔ ''وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ '' (۱۲) اس نے تمہارے لئے کان، آنکھیں، اور دل (دماغ) بنائے اور مذکورہ حدیث جو کہ حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے، میں بھی سماعت کا ذکر بصارت سے پہلے آیا ہے۔ ایمبر یالوجی کی جدید تحقیقات نے آج اس حقیقت کو

واضح کر دیا ہے کہ جنین کا نشو ونما چوتھے مہینے میں کامل ہو جاتا ہے۔ مگر اس کی بصارت کی نشو ونما کچھ تاخیر سے ہوتی ہے' اس لئے جنین اسی وقت سے بعض خارجی آوازیں اور واقعات سن سکتا ہے۔ جس طرح نومولود بچہ ولادت کے فوراً بعد خود بخود سن سکتا ہے لیکن اشیاء کو پوری وضاحت کے ساتھ چھ ماہ کی عمر ہونے سے پہلے نہیں دیکھ سکتا۔ چھ ماہ میں اس کی آنکھوں میں بینائی کے پردے کی نمو مکمل ہو جاتی ہے۲۲) جنین کے متعلق یہ مراحل ہیں جن کا سراغ لگانے میں سائنس صدیوں کی تحقیق کے بعد کامیاب ہوئی ہے جو قرآنِ کریم نے آج سے چودہ سال قبل بیان کر دیئے ہیں اور اس شعبے کے ماہرین نے اس کا برملا اعتراف کر لیا ہے مشہور فرانسیسی ڈاکٹر موریس بوکائے لکھتے ہیں۔ **(Qadri, 2000)**۔(۲۵)***(Embroyologists will be surprised to find in the Quranic text, revealed to Prophet,Muhammad(ﷺ)1400years ago,and in his hadith,information on the stages of development of the embryo)(23)***

آخر میں مذہب اور سائنس سے وابستہ اہل علم وفضل سے میری گزارش ہے اور جسے میں آج کی اہم ضرورت محسوس کرتا ہوں یہ ہے کہ وہ قرآنی علوم کا جدید تحقیقات کی روشنی میں جائزہ لے کر اس کے علمی اور سائنسی اعجاز کو نمایاں کریں اور اس کتاب ہدایت سے جو کہ تمام علوم کا سرچشمہ ومنبع ہے نہ صرف پوری انسانیت کو مستفید کریں بلکہ عصر حاضر کے باطل نظریات اور فلسفوں کو رد کرتے ہوئے اہل باطل پر اسی طرح حجت قائم کریں جس طرح قرآنِ حکیم کی بے نظیر فصاحت وبلاغت کے اعجاز نے اہل عرب کی زبانیں گونگ کر کے ان کے خلاف حجت قائم کر دی تھی۔ اس لئے کہ ہمارا ایمان ہے کہ علم ومعرفت' حقیقت وصداقت اور رشد وہدایت کا واحد اور حقیقی منبع وسرچشمہ صرف قرآنِ حکیم ہے۔''ان هذا القرآن يهدى للتى هى أقوم'' (یہ قرآن بلاشبہ وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے)

بقول اقبالؒ: نسخہ اسرار تکوینِ حیات : بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نعمتِ عظمیٰ کی قدردانی اور اس سے حقیقی استفادہ کی سعادت سے نوازے۔(آمین)

حواشی و حوالہ جات:۔

(۱) الانعام:۳۸ (۲) الانعام:۹۹ (۳) الزمر:۶ (۴) سورۃ لقمان میں ہے'' ما خلقكم ولا بعثكم الا كنفس واحدة'' (تمہیں پیدا کرنا اور دوبارہ اٹھانا اسی طرح ہے جیسے ایک جان سے زندگی کا آغاز کیا جانا) (لقمان:۲۸) (۵) النساء:۱ (۶) الدھر:۲ (۷) الحج:۵

(۸) المومنون:۱۲۔۱۴ (۹) الزمر:۶ (۱۰) الانعام:۹۹' الزمر:۶

(۱۱) I, Bailansky, "An Introduction to Embroyology: Hott Sounders,New York 1981, Page:43 - (۱۲) Encyclopedia Britanica"CHROMOSOMES" {The University of Chicago}

(۱۳) النساء:۱ (۱۴) النجم:۴۵،۴۶ (۱۵) الروم:۲۱ (۱۶) المومنون:۱۳ (۱۷) الحج:۵ (۱۸) الزمر:۶ (۱۹) مسلم: صحیح مسلم۔ باب القدر

(۲۰) الدھر:۶ (۲۱) السجدۃ:۹ (۲۲) حدیث نبوی ﷺ اور علم النفس:۲۴۹ (۲۳) The Developing Human , Page:, 12 (۲۴) الاسراء:۹ (۲۵) سائنسی انکشافات' قرآن وحدیث کی روشنی میں (مولانا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری)